سوال

(56) اہل حدیث اور جہاد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اہل حدیث نے ازمنہ قدیم اور عصر حاضر میں جہاد بالسیف میں حصہ لیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اہل حدیث کے دو مفہوم بیان کئے ہیں:

(۱) محدثین کرام

(۲) حدیث رسول پر عمل کرنے والے اور تقلید نہ کرنے والے لوگ

دیکھئے مجموع فتاویٰ (ج۴ص۹۵، ج۲۰ص۴۰)

مخالفینِ اہل حدیث نے بھی محدثین کرام کو اہل حدیث کے لقب سے ملقب کیا ہے، مثلاً دیکھئے مسعود احمد بی ایس سی کی کتاب ''الجماعة القدیمة بجواب الفرقة الجدیدة'' (ص۷،۵)

اس لحاظ سے تمام صحابہ کرام وتابعین ومن بعدہم اہل حدیث تھے۔ صحابہ کرام وتابعین عظام کی جہادی زندگیاں کس شخص سے مخفی ہیں؟

بدر واحد کے غزوے ہوں یا یمامہ وقادسیہ کے معرکے، وہ ہر میدان میں دینِ اسلام پر اپنی جانیں نچھاور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بعد میں روایان حدیث بھی جہاد بالسیف میں پیچھے نہیں رہے۔ کتاب الجہاد کے مصنف اور شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک ایک سال میدان جنگ میں کفار سے جہاد میں مصروف رہتے تھے اور ایک سال حج کے دوران میں حدیث نبویہ کی روایت فرماتے تھے۔ (رحمہ اللہ رحمة واسعة)

تاتاریوں کے خلاف شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قتال، صحیح وثابت شدہ تاریخ میں محفوظ ہے۔

برصغیر پاک وہند میں علماء اہل حدیث اور عوام اہل حدیث کا مسلح جہاد ایک ایسا سنہری باب ہے جس کی روشنی سے عصر حاضر بھی منور ہے۔

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جو فتویٰ جہاد شائع ہوا تھا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ

''درصورت مرقومہ (جہاد) فرض عین ہے۔ ''الخ، اس فتویٰ پر سب سے پہلے دستخط سرخیل اہل حدیث، المحدث الفقیہ سید محمد نذیر حسین (الدہلوی) رحمہ اللہ کے ہیں۔

دیکھئے ''علماء ہند کا شاندار ماضی'' (ج۴ص ۱۷۹)

یہ دستخط اس وقت کے ہیں جب دوسرے لوگ خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے تھے اور کوئی خضر علیہ السلام کو انگریزوں کی فوج میں دیکھ رہا تھا۔ (شاندار ماضی ایضاً ص ۲۸۰)

کوئی انگریزی حکومت کو ''رحمل گورنمنٹ'' کہہ کر انگریزوں کے باغیوں سے برسر پیکار تھا۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۵،۷۶)

کوئی ہاتھ والی ''تسبیح'' کو ہمارا ہتھیار کہہ کر پکار رہا تھا۔ (ایضاً)

الغرض! ہر دور میں اہل حدیث کا ایک گروہ جہاد بالسیف میں مصروف رہا ہے۔ تحریر ہو یا تقریر اس کی حمایت میں کبھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ دور میں اہل حدیث کے خلاف پروپیگنڈے کا توڑ اور حقائق واضح کیے جائیں تاکہ حق اور باطل کے درمیان تمیز ہوسکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص199

محدث فتویٰ